Urdu Ghazal ka Mukhatasar Ta-aruf

B.A Urdu (Hons, Gen, sub)

اردو میں ادب کے شعری و نثری اصناف کے تخلیقی سفر کا آغاز صوفیائے کرام کے حجرے سے ہوا اس میں کوئی کلام نہیں ہے۔ لیکن با قاعدہ اردو غزل گوئی کی ابتداء قلی قطب شاہ سے ہوتی ہے۔ پھر ولی دکنی نے غزل کی اس روایت کو مستحکم کیا انہوں نے فارسی غزل کے مضامین اور تشبیہات و استعارات کو اپنی غزل میں برتا اور ایک نئی روایت کی بنیاد ڈالی۔ ولی کے ہم عصر سراج اورنگ آبادی کے کلام میں بھی جذب و مستی کی ایک خاص فضا ملتی ہے۔ ولی کے اثر سے شمالی ہند بالخصوص دہلی میں اردو شاعری کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ شمالی ہند کے پہلے دور کے شعرا میں فائز دہلوی، آبرو، شاکر ناجی، مضمون، یک رنگ، آرزو، انجام قابلِ ذکر ہیں۔ ان شعرا کے کلام میں ایہام گوئی کا عنصر غالب ہے جو اس عہد کا خاص رجحان تھا۔ مرزا مظہر جانِ جاناں اور شاہ حاتم نے، زبان کی اصلاح کی طرف توجہ کی اور غزل کو ایہام گوئی سے پاک کرنے میں اہم رول ادا کیا۔

اٹھارہویں صدی کو اردو شاعری کا سنہرا دور کہا گیا ہے۔ اس دور میں میر، سودا، درد جیسے با کمال شعرا نے غزل کی روایت کو فروغ دیا۔ میر کی غزل سادگی، جذبات کی شدت، درد و سوز کی کیفیات اور احساسات کی دل کشی میں اپنی مثال آپ ہے۔ سودا قصیدے کے اہم شاعر ہیں۔ مگر غزل میں بھی وہ ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ان کی غزلوں کا آہنگ بلند ہے اور لہجہ پر شکوہ۔ خواجہ میر درد کی غزلوں میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے۔ مصحفی، آتش اور ناسخ نے غزل کو نئے رنگ و آہنگ سے آشنا کیا۔ غالب نے اسے فکر و فن کی نئی بلندیاں عطا کیں۔ مومن اور ذوق بھی غالب کے ہم عصر شعرا ہیں۔ اقبال نے غزل کو فکر و فلسفہ متعارف کرایا۔ بیسویں صدی میں اقبال کے بعد شاد عظیم آبادی، اصغر گونڈوی، فانی بدایونی، حسرت موہانی، فراق گورکھپوری، یگانہ

چنگیزی، اور جگر مراد آبادی نے ایسے زمانے میں غزل ہی کو اپنے اظہار کا وسیلہ بنایا جب نظموں کا دور دورہ تھا۔ ان شعرا کی غزل کلاسیکی رنگ میں رچی بسی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نئے دور کا پس منظر مہیا کرتی ہے۔

بیشتر ترقی پسند شعرا نظم گوئی کی طرف مائل تھے۔ لیکن ان میں مجروحؔ سلطان پوری اول تا آخر غزل سے ہی وابستہ رہے۔ فیضؔ اور مخدومؔ نے بھی نظم کے ساتھ غزل سے اپنا رشتہ قائم رکھا۔ فیضؔ اور مخدوم نے غزل کے نرم اور سبک لہجے میں سیاسی کشمکش کی ترجمانی کی۔ ترقی پسند تحریک کے عروج کے زمانے میں شعرا کا ایک ایسا حلقہ بھی منظرِ عام پر آیا جس کے لہجے میں نرمی تھی۔ اور جو اپنی غزلوں میں اپنی بے چینیوں کا اظہار کر رہا تھا۔ ناصرؔ کاظمی، خلیل الرحمٰن اعظمی، ابن انشاؔ، شادؔ عارفی اور منیرؔ نیازی اس عہد کے نمائندہ غزل گو ہیں۔ ان شعرا کے بعد احمد مشتاق، شہزاد احمد، ظفر اقبال، محمد علوی، بانی، شہریارؔ، حسن نعیم، عرفان صدیقی، مظفر حنفی، افتخار عارف، اور شجاع خاور وغیرہ کی غزل کئی اعتبار سے متوجہ کرتی ہے۔ اردو غزل کا سفر زمانے کے نت نئے تجربوں کے ساتھ آج بھی جاری ہے۔ ذیل چند شعرا کے اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

پیا باز پیالہ پیا جائے نا
پیا بن ایک تِل جیا جائے نا

قلی قطب شاہ

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

ولی دکنی

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

میر تقی میر

سودا جو ترا حال ہے اتنا بھی نہیں وہ
کیا جانے تو نے اسے کس آن میں دیکھا

سوداؔ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے، مرے ارماں مگر پھر بھی کم نکلے

غالبؔ

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے

خواجہ حیدر علی آتشؔ

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

شیخ امام بخش ناسخؔ

Dr. H M IMRAN

Assistant Professor

Deptt. of Urdu

S S College, Jehanabad

Mobile no. 9868606178